128804 ـ حاملہ عورت کو خون آتا ہو اور وہ روزے رکھ لے

سوال

میں نے سارے رمضان کے روزے رکھے، میرا غالب گمان یہی ہے کہ میرے روزے صحیح نہ تھے، کیونکہ میں حاملہ تھی اور مجھے خون بھی آتا تھا، اب میری صحت کمزور ہے اور میں روزہ نہیں رکھ سکتی، اگر میرے روزے صحیح نہ تھے تو مجھےاب کیا کرنا ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر حاملہ عورت کوخون آتا ہو اور وہ روزے رکھ لے تو اس کے روزے صحیح ہیں، اس کے روزے پر یہ خون اثر انداز نہیں ہوگا کیونکہ یہ نہ تو حیض شمار ہوتا ہے اور نہ ہی نفاس؛ اس لیے کہ پیٹ میں بچہ موجود ہے، لہذا یہ نفاس نہیں؛ اور غالب طور پر حاملہ عورت کو حیض نہیں آتا.

اور جو کہتے ہیں کہ: حاملہ عورت کو بھی حیض آ سکتا ہے تو وہ بھی یہ شرط لگاتے ہیں کہ یہ خون اسے اس کی ماہواری کی پہلی عادت کے مطابق آتا ہو تو پھر ہے وگرنہ نہیں.

اگر سائلہ عورت پر یہ خون مشتبہ اور متغیر ہو کہ خون رك رك كر آتا ہو اور اس کی پرانی عادت کے مطابق نہیں یعنی حمل سے پہلے جس طرح ماہواری کی عادت تھی اس طرح نہیں تو یہ فاسد خون ہے، اور اس کے روزے صحیح ہیں.

اس کو اس کی قضاء نہیں کرنا ہوگی، کیونکہ حاملہ عورت کو جو خون آتا ہے وہ غالبا فاسد خون ہوتا ہے، اور اس میں خلل ہوتا ہے کبھی اور کبھی زیادہ آتا ہے، کبھی پہلے آ جاتا ہے اور کبھی تاخیر ہو جاتی ہے اور مختلف انواع کا ہوتا ہے اس لیے اس کا اعتبار نہیں کیا جائیگا.

لیکن بالفرض اگر وہ اسی طرح آئے جیسے حمل سے قبل عادت تھی اور اس میں تبدیلی نہ ہو تو اہل علم اس کے بارہ میں کہتے ہیں کہ یہ حیض ہے، اور وہ اس حالت میں نماز روزہ کی پابندی نہیں کریگی، علماء کی ایك جماعت کا قول یہی ہے.

اور کچھ اہل علم کہتے ہیں کہ:

اگرچہ وہ اپنی پہلی حالت کے مطابق ہی ہو اور اس میں تبدیلی نہ ہو تو بھی اس کا اعتبار نہیں ہوگا، کیونکہ حاملہ عورت کو حیض نہیں آتا، اہل علم کا مشہور قول یہی ہے کہ حاملہ عورت کو آنے والا خون حیض نہیں ہوتا اور یہ مختلف ہوتا ہے اس میں استقرار نہیں اور متغیر ہوتا ہے اور قابل التفات نہیں ہے.

بلکہ اس کا روزہ اور نماز صحیح ہو گی.

اس عورت کو ایسی حالت میں چاہیے کہ وہ لنگوٹ وغیرہ میں روئی رکھ کر ہر نماز کے وقت وضوء کرے اور اس طہارت کے ساتھ نماز ادا کر لے چاہے خون آتا بھی ہو؛ کیونکہ ایسی چیز میں مبتلا پیشاب نہ رکنے کی بیماری میں مبتلا شخص کی طرح ہے اور وہ عورت جو حاملہ نہ ہو اور استحاضہ کی بیماری کی شکار ہو یہ سب برابر ہیں اور اسے آنےوالا خون فاسد ہو اسے کوئی ضرر نہیں دیتا.

لیکن عورت کو چاہیےکہ جب نماز کا وقت ہو جائے تو وہ استنجاء کر کے وضوء کرے اور اسی حالت میں نماز ادا کر لے.

اور اگر وہ ظہر اور عصر مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی اور جمع کر کےادا کرے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابیات کو تعلیم دی تھی، اور جب صفائی کے لحاظ سے وہ ظہر اور عصر کے وقت ایک بار غسل کر کے اور مغرب اور عشاء کے وقت غسل کر کے نمازیں ادا کرے تو یہ بہتر ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے استحاضہ والی کچھ عورتوں کو یہی حکم دیا تھا " انتہی

فضيلة الشيخ عبد العزيز بن باز رحمہ اللہ.